

**Article:**

حد حرايه (ڈکيتي) کا فقہي جائزہ

**Authors &  
Affiliations:**

<sup>1</sup> Dr. Saeed Ur Rahman

Visiting Lecturer Islamic Studies, UET Peshawar.

<sup>2</sup> Dr. Muhammad Azizullah

Assistant Professor Islamic Studies, UET Peshawar.

**Email Add:**

<sup>1</sup> [msaeedkhalil@gmail.com](mailto:msaeedkhalil@gmail.com)

<sup>2</sup> [aziizz.ullah@uetpeshawar.edu.pk](mailto:aziizz.ullah@uetpeshawar.edu.pk)

**Orcid id:**

<https://orcid.org/0000-0003-3391-7168>

**Published:**

2024-01-05

**Article DOI:**

<https://doi.org/10.5281/zenodo.10677628>

**Citation:**

Dr. Saeed Ur Rahman, and Dr. Muhammad Azizullah. 2024. "حد حرايه (ڈکيتي) کا فقہي جائزہ (PENALTY ON ROBBERY)". AL MISBAH RESEARCH JOURNAL 4 (01):35-43.

**Copyright's info:**

Copyright (c) 2023 AL MISBAH RESEARCH JOURNAL



This work is licensed under a [Creative Commons Attribution 4.0 International License](https://creativecommons.org/licenses/by/4.0/).

**Published By:**

Research Institute of Culture and Ideology,  
Islamabad.

**Indexation's**



**EuroPub**



## A JURISPRUDENTIAL REVIEW OF HADD HARABAH (PENALTY ON ROBBERY)

\*Dr. Saeed Ur Rahman

\*\*Dr. Muhammad Azizullah

### ABSTRACT

*Crimes have become an epidemic in the present era. The whole world is in the grip of this epidemic. No region of the world is safe from these crimes. Whether economic crimes, or political crimes. Murder, robbery, theft or sexual violence etc. No individual or region is safe from them. Different types of laws are made every day. While crimes are increasing instead of decreasing. There is only one way to prevent these crimes. That is to be fully aware of the penal laws of Islam and to implement them. Because these are proven laws. When these were in force in the Arab region, the world saw and recognized their effects. Just as the crimes are different, so are the means of prevention and the punishments. Therefore, one of the most dangerous crimes is robbery. The punishment of which is called Hadd-e-Hirabah. Islam has described its detailed rules. Therefore, it is necessary to know its definition, order, conditions, reasons, types and forms etc. all things in detail In the light of jurisprudence of different schools of thought.*

*Therefore, all these things have been discussed in the relevant article.*

**Keywords:**Crucify, Loot, Snatch, Robbery, Hudood, etc

### تعارف موضوع

اسلام میں انسانی جان کی بڑی قدر و قیمت ہے۔ اسی لئے اللہ پاک نے سزائیں مقرر کی ہیں۔ جن میں بظاہر دیکھنے میں موت ہے لیکن حقیقت میں ان سزاؤں میں زندگی ہے۔ خاص کر موجودہ دور میں جرائم نے وبا کی خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ ساری دنیا اس وبا کی لپیٹ میں ہے۔ چاہے معاشی جرائم ہوں، یا سیاسی جرائم۔ قتل، ڈکیتی، چوری ہوں یا جنسی تشدد وغیرہ۔ دنیا کا کوئی خطہ ان جرائم سے محفوظ نہیں۔ مختلف قسم کے قوانین روزانہ بنائے جاتے ہیں۔ جبکہ جرائم کم ہونے کے بجائے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان جرائم کے روک تھام کے لئے ایک ہی صورت ممکن ہے۔ وہ ہے اسلام کے تعزیری قوانین سے مکمل آگاہی حاصل کر کے ان کو نافذ کیا جائے۔ کیونکہ یہ آزمودہ قوانین ہیں۔ جس وقت عرب خطے میں یہ نافذ العمل تھے تو دنیا نے ان کے اثرات کو دیکھا اور تسلیم کیا تھا۔

\* Visiting Lecturer Islamic Studies, UET Peshawar.

\*\* Assistant Professor Islamic Studies, UET Peshawar.

چنانچہ ان تعزیری قوانین میں سے ایک اہم قانون "حد حرابہ" بھی ہے، جس کے تفصیلی احکام، تعریف سے لے کر حکم، شرائط، موجب، اقسام و صورتیں وغیرہ قرآن و سنت میں موجود ہیں۔ جنہیں مذاہب اربعہ کے فقہ کی روشنی میں مفصلاً متعلقہ آرٹیکل میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

### جائزہ ادب: (Literature Review)

اگرچہ اس موضوع پر کافی حد تک تصنیفات موجود ہیں۔ مختلف حضرات نے مختلف پیرایے میں اس موضوع پر تصنیفی اور تحقیقی کام کیا ہے۔ مختلف کتابیں اور مختلف آرٹیکلز پبلش کیے گئے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب کی کتاب "جہاد، مزاحمت اور بغاوت" اسلامی اور بین الاقوامی قانون کی روشنی میں "میں کافی اہم اباحت اس سے متعلق موجود ہیں۔

اسی طرح ڈاکٹر عمار ناصر صاحب کا مضمون میں بھی "توہین رسالت کا مسئلہ" جو مارچ ۲۰۱۱ء میں ماہنامہ اشراق میں چھپ چکا، اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی طرح فقہ کی تقریباً اکثر کتابوں میں بھی اس کے احکامات اصلاً یا ضمناً موجود ہیں۔ لیکن چونکہ ایک عام قاری کے لئے ان عربی کتب سے استفادہ مشکل ہے۔ اس لئے اردو میں علیحدہ طور پر اس کو بیان کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔ تاکہ ہر آدمی چاہے عربی سمجھتا ہو یا نہیں، آسانی کے ساتھ مذاہب اربعہ کی روشنی میں اس کے جملہ احکامات کو سمجھ سکے۔

### تعریف: (Definition)

سرقہ کی دو قسمیں ہیں؛ سرقہ صغریٰ اور سرقہ کبریٰ۔ چنانچہ قطع الطريق / ذیقتی سرقہ کبریٰ کے اقسام میں سے ہے۔<sup>۱</sup> قطع الطريق کو سرقہ کبریٰ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس کا نقصان سرقہ صغریٰ کی بنسبت زیادہ ہے۔ اور اس کو حرابہ بھی کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں بھی اس کو حرابہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

"إِذَا جَاءَ جُزْءَ الَّذِينَ يَحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ"

حراۃ؛ حرب سے ہے۔ حرب کا معنی جنگ، جو کہ سلم و امن کی ضد ہے۔<sup>۳</sup> اسی طرح حرابہ ماخوذ ہے "حارب يحارب محاربة و حراۃ" باب مفاعله سے، جس کا مدلول لغتاً معلوم ہے۔<sup>۴</sup> اسی طرح "الحراۃ" کا معنی "الکثیرۃ السلب" یعنی بہت زیادہ لوٹ مار۔ چنانچہ کہا جاتا ہے "کتیبۃ حراۃ" یعنی بہت زیادہ لوٹ مار کرنے والی جماعت۔ اور اسی طرح جو عورت زیادہ لڑائی جھگڑے والی، سازش کرنے والی، فتنہ پرور ہو تو اسے "امراۃ حراۃ" کہا جاتا ہے۔<sup>۵</sup>

اسی طرح لغت میں حراۃ کا معنی "إشهار السلاح"، یعنی ہتھیار لہرانا اور "قطع السبیل" یعنی راستہ کاٹنا بھی ہے۔<sup>۶</sup>

### اصطلاح شرع میں: (In Islamic Terms)

اس پر تقریباً تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ شہر سے باہر اشہار سلاح کے ساتھ راستہ کاٹنا حرابہ کہلاتا ہے۔<sup>۷</sup> اور یہی مالکیہ کا مذہب ہے۔<sup>۸</sup> البتہ تفصیل میں فقہاء کرام کے نزدیک کچھ مزید شرائط بھی پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ۔

## حدّ حرابہ (ڈکیتی) کا فقہی جائزہ

احناف کے نزدیک: دار الاسلام کے اندر راستہ گزرنے والے پر طاقت و قدرت کے ساتھ چڑھائی کرنا، کہ گزرنے والا روک نہ سکے۔ خواہ ڈاکہ ڈالنے اور ڈرانے والے کے پاس ہتھیار ہو یا اینٹ، پتھر وغیرہ۔ چاہے سب حملہ کریں یا بعض حملہ اور بعض معاونت کریں۔<sup>۹</sup> اور وہ چڑھائی کرنے والا چاہے ایک فرد ہو یا پوری جماعت۔<sup>۱۰</sup>

مالک کے ہاں: مال محترم کے چھیننے کے لئے یا صرف راستہ کاٹنے کے لئے قتال کے غلبہ کے ساتھ یا قتال کا خوف دلا کر خروج کرنا، (لیکن یہ خروج کسی امارت وغیرہ کی بنیاد پر نہ ہو، نہ دشمنی اور عداوت کی بنیاد پر ہو۔) ورنہ یہ حرابہ نہیں بلکہ بغاوت وغیرہ میں شمار ہوگا۔<sup>۱۱</sup>

### مشروعیت: (Legitimacy)

حدّ حرابہ کی مشروعیت ہجرت کے چھٹے یا ساتویں سال پیش آئی۔<sup>۱۲</sup>

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"إِنَّمَا جِزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ"<sup>۱۳</sup>

"جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین پر فساد کریں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی چڑھا دیئے جائیں یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے۔"

### حرابہ یعنی لوٹ مار کرنے پر وعید:

"عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا»"<sup>۱۴</sup>  
 "حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے لوٹ مار کی، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"

### شرائط: (Terms)

۱. لوٹنے والا عاقل ہو۔
۲. بالغ ہو۔
۳. صحیح و تندرست ہو۔ یعنی مجنون نہ ہو۔
۴. مال متقوم ہو، محفوظ ہو، نصاب سرقہ کے بقدر ہو۔<sup>۱۵</sup>
۵. اجنبی ہو۔<sup>۱۶</sup> چاہے مرد ہو یا عورت، غلام ہو یا آزاد، سب برابر ہیں۔<sup>۱۷</sup>

۶. لوٹنے والے کو طاقت اور قدرت حاصل ہو، اور گزرنے والا اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ پھر چاہے ہتھیار کے ذریعہ لوٹے، یا لاکھی یا پتھر وغیرہ کے ذریعہ۔

۷. شہر سے باہر ہو بقدر سفر شرعی۔ (عند ابی حنیفہؒ و محمدؒ) جبکہ جمہور فقہاء امام ابو یوسفؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ کے نزدیک شہر سے باہر ہونا شرط نہیں۔ بلکہ شہر کے اندر بھی قطع الطريق کا حکم لاگو ہو گا۔ امام احمدؒ نے اس صورت میں سکوت اختیار کیا۔ امام مالکؒ سے دونوں روایات موجود ہیں۔<sup>۱۸</sup>

۸. دار الاسلام میں ہو۔

۹. امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک چھینا ہوا مال نصاب کے بقدر ہو۔ جبکہ امام مالکؒ کے نزدیک نصاب کے بقدر ہونا ضروری نہیں۔<sup>۱۹</sup>

۱۰. ڈاکو لوگ گزرنے والوں کے رشتہ در نہ ہوں، بلکہ اجنبی ہوں۔ اگر ان ڈاکوؤں میں سے کوئی ان کا رشتہ دار ہو، یا ڈاکوؤں میں بچہ ہو، یا پاگل ہو، تو قطع الطريق کا حکم ثابت نہیں ہو گا۔ خلافاً ابی یوسفؒ اور اگر ان میں عورت ہو تو دو روایتیں ہیں۔ صحیح اور ظاہر الروایت کے مطابق قطع الطريق میں شمار ہو گا۔<sup>۲۰</sup>

۱۱. ڈاکوؤں کو توبہ کرنے سے پہلے پکڑا جائے۔ اگر توبہ کرنے اور مال لوٹانے کے بعد پکڑا جائے تو حد ساقط ہوگی۔ قاطع الطريق کا حکم لاگو نہیں ہو گا۔ اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔<sup>۲۱</sup>

۱۲. اسی طرح قطع الطريق میں بھی سرقہ صغریٰ یعنی چوری کی شرائط کا پایا جانا بھی ضروری ہے، بتغییر یسر۔<sup>۲۲</sup>

### احوال: (Conditions)

احوال چار ہیں۔

(۱) صرف خروج کیا۔ نہ قتل کیا نہ مال لیا۔

(۲) مال لوٹا لیکن قتل نہیں کیا۔

(۳) قتل کیا لیکن مال نہیں چھینا۔

(۴) قتل بھی کیا اور مال بھی لوٹا۔<sup>۲۳</sup>

### احکام: (Orders/Decisions)

پہلی صورت کا حکم؛ توبہ ہونے تک قید کیا جائے گا۔

دوسری صورت کا حکم؛ ہاتھ اور پاؤں مخالف سمت سے کاٹے جائیں گے۔

تیسری صورت کا حکم؛ بطور حد کے قتل کیا جائے گا۔

## حد حرابہ (ڈکیتی) کا فقہی جائزہ

چوتھی صورت کا حکم؛ حاکم وقت کو اختیار ہے کہ چاہے تو ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ کر پھر قتل کر کے سولی دیں۔ اور چاہے تو صرف قتل کریں۔ یا پھر چاہے تو صرف سولی دیں۔ لیکن یہ آخری اختیار احناف اور حنابلہ کے نزدیک ہے۔<sup>۲۴</sup> امام مالک کے نزدیک تمام صورتوں میں حاکم وقت کو اختیار ہے کہ قتل، قطع، صلب، نفی چاروں میں سے جس کو بھی اختیار کرے درست ہے۔<sup>۲۵</sup>

احناف کے نزدیک لوٹ مار کے لئے نکلنے والے جتنے افراد اور ساتھی تھے سب پر حد جاری ہوگی۔ چاہے قتل ان میں سے بعض نے کیا ہو۔ جبکہ امام شافعی کے نزدیک صرف ان افراد کو حد لگے گی جنہوں نے قتل یا اخذ مال کا ارتکاب کیا ہو۔<sup>۲۶</sup>

اسی طرح قطع الطريق کے حکم میں سے یہ بھی ہے کہ یہ معافی، اسقاط، ابراء یا صلح کا متحمل نہیں ہے۔ یعنی اگر اولیاء مقتول یا ارباب اموال معاف بھی کریں تب بھی مذکورہ "حد" ساقط نہیں ہوگی۔ بلکہ حاکم کے لئے بھی ضروری ہے کہ حد نافذ کریں۔ اگر ثابت ہو جائے تو پھر حد کو چھوڑنا، یا ساقط کرنا یا معاف کرنا حاکم وقت کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔ کیونکہ حدود حقوق اللہ ہیں بندہ ان میں کوئی تصرف کا حق نہیں رکھتا، اور نہ صلح اور ابراء کا۔<sup>۲۷</sup> چنانچہ اگر اولیاء مقتول معاف بھی کریں تو بھی ان کی معافی کا کوئی اعتبار نہیں، کیونکہ یہ "حد" اللہ کا حق ہے اور بندے کا اللہ کے حقوق معاف کرنا درست نہیں۔<sup>۲۸</sup>

### ثبوت عند القاضي: (Evidence in front of the Judge)

احناف کے نزدیک اس قطع الطريق یعنی ڈکیتی کا ثبوت دعویٰ صحیح کے بعد (دعویٰ اپنے متعلقہ شرائط کے ساتھ ہو اس کے بعد) یا تو قاطع الطريق کی طرف سے اقرار کے ذریعے ہوگا، یا پھر مدعی کی طرف سے بینہ یعنی شہادت کے ذریعے ثابت ہوگا۔<sup>۲۹</sup> اور پھر قاطع الطريق یعنی لوٹ مار کرنے والے کی طرف سے اقرار کی صورت میں ایک ہی مرتبہ اقرار کرنا کافی ہے۔ جبکہ شہادت کی صورت میں دو آدمیوں کی شہادت ضروری ہے۔<sup>۳۰</sup>

مالکیہ کے نزدیک دو مردوں کی گواہی سے ثابت ہو چاہے وہ دو مرد خود ان محاربین یعنی ڈاکوؤں میں سے ہو<sup>۳۱</sup> جب کہ شوافع کے نزدیک ڈکیتی کا ثبوت یا تو دو مردوں کی گواہی سے ہوگا، اور اس شہادت میں بھی تفصیل بیان کرنا ضروری ہے، اور قاطع الطريق کو متعین کرنا، اور جس نے قتل کیا ہو یا مال لیا ہو اس کو بھی متعین کرنا ضروری ہے۔<sup>۳۲</sup> اور یا پھر قاطع الطريق کی طرف سے اقرار کے ساتھ ثابت ہوگا۔ بینہ مردودہ کے ذریعے ثابت نہیں ہوگا۔<sup>۳۳</sup>

اسی طرح حنابلہ کے نزدیک بھی بینہ یعنی دو عادل مردوں کی گواہی یا پھر قاطع الطريق کے اقرار سے ثابت ہوگا۔<sup>۳۴</sup> البتہ احناف کے نزدیک ایک ہی مرتبہ اقرار کافی ہے، جبکہ حنابلہ کے نزدیک دو مرتبہ اقرار سے ثابت ہوگا۔<sup>۳۵</sup>

موجب:

مالکیہ کے نزدیک چار ہیں؛

"الْقَتْلُ أَوْ الصَّلْبُ أَوْ الْقَطْعُ أَوْ النَّفْيُ قَوْلُهُ "الْأَرْبَعَةُ" أَشَارَ إِلَى الْعَهْدِ فِي الْقُرْآنِ وَالْإِجْتِهَادِ فِي ذَلِكَ وَالتَّخْيِيرُ لِلْإِمَامِ بِمَشُورَةِ الْعُلَمَاءِ بِمَا يَرَاهُ أَمَّ مَصْلَحَةً وَلَيْسَ فِيهِ هَوًى وَهَلْ ذَلِكَ عَلَى التَّرْتِيبِ أَوْ التَّخْيِيرِ الْأَكْثَرُ عَلَى الْأَوَّلِ۔" ۳۶

"پہلی دینا، یا سولی دینا، یا ہاتھ پاؤں کاٹنا، یا ملک بدر کرنا۔ مصنف نے: "الاربعة" سے اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ قرآن میں الف لام عہد کے لئے ہے، اور اس میں اجتہاد ہو سکتا ہے، اور حاکم وقت کو اختیار حاصل ہو گا کہ اہل علم کے ساتھ مشورہ کے بعد جس کو مصلحتاً بہتر سمجھے، البتہ اس میں خواہش نفس کا دخل نہ ہو۔ باقی رہی بات یہ کہ ترتیباً ہو گا یا اختیاراً؟ تو اکثر کے نزدیک پہلا والا ہے یعنی ترتیب ضروری ہے۔"

احناف کے نزدیک بھی چار ہیں۔ لیکن احناف کے ہاں نفی الارض سے مراد جس ہے۔ ۳۷ امام شافعیؒ کے نزدیک بھی ایک قول کے مطابق جس مراد ہے۔ جبکہ دوسرے قول کے مطابق طلب اور تلاش مراد ہے۔ کہ امام و حاکم اس کو تلاش کر کے قید کرے گا۔ امام مالکؒ کے نزدیک جس شہر کی طرف نکالا جائے وہاں قید کیا جائے گا۔ جبکہ حنابلہؒ کے نزدیک نفی الارض سے مراد علاقہ سے باہر نکالنا اور ملک بدر کرنا ہے۔ ۳۸

### چھینے ہوئے مال کا حکم: (Rules of snatched Items)

غصب شدہ مال اگر موجود ہو تو غاصب سے واپس لیا جائے گا۔ ہلاک شدہ مال کی کوئی ضمانت نہیں۔ برخلاف آئمہ ثلاثہ کے۔ وردوا المال قائما ولم يضمن الهالك عندنا، خلافاً للثلاثة۔ ۳۹ حنابلہؒ کے نزدیک موجود مال واپس کیا جائے گا۔ ہلاک شدہ کی قیمت یا مثل ادا کی جائے گی۔ ۴۰

### سولی دینے کا طریقہ: (Method of Crucify)

احناف کے نزدیک صحیح قول کے مطابق اور مالکیہ کے نزدیک پہلے زندہ اس کو سولی پر لٹکایا جائے گا۔ پھر نیزہ مارا جائے گا یہاں تک کہ مر جائے۔ ۴۱ البتہ احناف میں سے امام طحاویؒ کے نزدیک اور امام شافعیؒ و امام احمدؒ کے نزدیک پہلے قتل کر کے پھر سولی پر لٹکایا جائے گا۔ ۴۲ پھر اس کے بعد کتنی مدت تک سولی پر رکھا جائے گا؟ تو احناف اور شوافع کے نزدیک تین دن تک سولی دی جائے گی۔ جبکہ امام احمدؒ کے نزدیک کوئی مدت متعین نہیں۔ البتہ حنبلی اصحاب فقہ نے یہ کہا ہے کہ تشہیر حاصل ہونے تک سولی دی جائے گی۔ ۴۳

### حد حرابہ وغیرہ حدود نافذ کرنے کا اختیار: (Option to apply the Penalty of Robbery etc.)

قطع الطريق ہو یا دوسرے حدود، حد لاگو کرنے کا اختیار حاکم وقت کو ہے۔ اولیاء مقتول کو نہیں۔ البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک آقا اپنے غلام پر حد لاگو کر سکتا ہے۔

"وَأَمَّا بَيَانُ مَنْ يُقِيمُ هَذَا الْحُكْمَ فَالَّذِي يُقِيمُهُ الْإِمَامُ، أَوْ مَنْ وَلَّاهُ الْإِمَامُ الْإِقَامَةَ، لَيْسَ إِلَى الْأَوْلِيَاءِ، وَلَا إِلَى أَزْيَابِ الْأَمْوَالِ شَيْءٌ، بَلْ يُقِيمُهُ الْإِمَامُ طَالَبُ الْأَوْلِيَاءِ، وَأَرْزَابُ الْأَمْوَالِ



## حد حراہ (ڈکیتی) کا فقہی جائزہ

بِإِقَامَةٍ، أَوْ لَمْ يُطَالِبُوا، وَهَذَا عِنْدَنَا، وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ - رَحِمَهُ اللَّهُ -: الْمَوْلَى يَمْلِكُ إِقَامَةَ الْحَدِّ عَلَى مَمْلُوكِهِ مِنْ غَيْرِ تَوَلِّيَةِ الْإِمَامِ۔<sup>۴۴</sup>

ترجمہ: بہر حال اس حکم کو لاگو کرنے کا جو اختیار ہے، وہ حاکم وقت اس حکم یعنی حد کو لاگو کر سکتا ہے۔ یا پھر امام وقت جس کو یہ حکم لاگو کرنے پر مقرر کرے۔ لیکن اولیاء مقتول کو یہ اختیار حاصل نہیں، اور نہ ہی صاحب مال کوئی اختیار ہے۔ بلکہ امام وقت اس حکم کو لاگو کرے گا، چاہے صاحب مال یا اولیاء مقتول کی طرف سے کوئی مطالبہ ہو یا نہ ہو۔ اور یہ ہمارے (حنفیہ) کے نزدیک ہے۔ جبکہ امام شافعی کے نزدیک امام وقت کی اجازت کے بغیر بھی آقا اپنے مملوک یعنی غلام پر حد لاگو کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

### نتیجہ بحث: (Conclusion)

حاصل یہ کہ اسلام برائیوں کی روک تھام پر حد درجہ زور دیتا ہے۔ چنانچہ ان سزاؤں اور حدود کو دیکھنے سے بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ معاشرے میں ہر انسان کی جان، مال، عزت ہر لحاظ سے محفوظ رہے۔ چنانچہ جان و مال کی حفاظت ہی کے لئے ضابطہ قطع الطريق کی مشروعیت ہے۔ کہ کوئی کسی سے زور زبردستی مال چھیننے کی کوشش نہ کرے، ورنہ اس ڈاکو حد اُقل کیا جائے گا (اگر قتل کیا ہو)، یا قید کیا جائے گا (اگر صرف ڈرایا ہو)، یا ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹا جائے گا (اگر صرف مال لوٹا ہو قتل نہ کیا ہو)، یا سولی دیا جائے گا ہو تھ پاؤں مخالف سمت سے کاٹ کر، یا پھر ہاتھ پاؤں کاٹے بغیر (اگر مال لیا اور قتل بھی کیا ہو)، البتہ یہ تمام اختیارات حاکم وقت یعنی حکومت کو حاصل ہیں۔ کسی کو قانون ہاتھ میں لے کر سزا لاگو کرنے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔

### حوالہ جات: (References)

- ۱ السرخسی، محمد بن احمد، شمس الائمہ، المبسوط، (بیروت: دارالمعرفہ، ۱۹۹۳ء)، کتاب السرقة، ج ۹ ص ۱۳۳
- ۲ القرآن الكريم، سورة المائدة ۳۳
- ۳ ابن منظور، محمد جمال الدين، لسان العرب، الطبعة الثالثة، (بيروت: دار صادر، ۱۴۱۴ھ)، فصل الحاء المهملة، ج ۱ ص ۳۰۲
- ۴ الرصاص، محمد بن قاسم، (م-۸۹۴ھ)، الهداية الكافية الشافعية لبيان حقائق الإمام ابن عرفة الوافية. (شرح حدود ابن عرفة للرصاص)، الطبعة الاولى، (المكتبة العلمية، ۱۳۵۹ھ)، ج ۱ ص ۵۰۸
- ۵ مجمع اللغة العربية بالقاهرة، المعجم الوسيط، بلا طبع وتاريخ، (دار الطبعة)، ج ۱ ص ۱۶۴
- ۶ سعدی، ابوحبيب الدكتور، القاموس الفقہی لغة واصطلاحاً، الطبعة الثانية، (دمشق: دار الفكر، ۱۴۰۸ھ-۱۹۸۸م)، حرف الحاء، ج ۱ ص ۸۳
- ۷ ابن رشد، ابوالوليد محمد بن احمد، (م-۵۹۵ھ)، بدایة المحتد و نہایة المقتصد، (القاهرة: دار الحديث، ۱۴۲۵ھ-۲۰۰۴م)، ج ۴ ص ۲۳۸
- ۸ القرافي، ابو العباس شهاب الدين احمد بن ادريس، (م-۶۸۴ھ)، الذخيرة، الطبعة الاولى، (بيروت: دار الغرب الاسلامي، ۱۹۹۴م)، ج ۱۲ ص ۱۲۳
- ۹ الكاساني، ابو بكر بن مسعود، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع، الطبعة الثانية، (بيروت: دارالكتب العلمية، ۱۹۸۶ء)، ج ۷ ص ۹۰



- ١٠ المرغيناني ، علي بن ابي بكر ، الهداية في شرح بداية المبتدى، (بيروت: داراحياء التراث العربي)، ج ٧ ص ٨١
- ١١ الرصاص، شرح حدود ابن عرفة، ج ١ ص ٥٠٨
- ١٢ المائدة، ٥: ٣٣
- ١٣ القطان، مناع ابن خليل، (م-١٤٢٠هـ)، تاريخ التشريع الاسلامي، الطبعة الخامسة، (مكتبه وهب، ١٤٢٢هـ-٢٠٠١م)، ج ١ ص ١٧٠
- ١٤ الترمذی، ابو عيسى محمد بن عيسى، (م-٢٧٩هـ)، سنن الترمذی، الطبعة الثانية، (مصر: شركة مكتبة و مطبعة البابی الحلبي، ١٣٩٥هـ-١٩٧٥م)، باب ما جاء في كراهية الن هبة، ج ٤ ص ١٥٤، ح: ١٦٠١
- ١٥ ابن قدامه، موفق الدين عبد الله بن احمد ، المغنى ، (مكتبة القاهرة، ١٣٨٨هـ-١٩٦٨م)، ج ٩ ص ١٥٠ ؛ البهوتي ، منصور بن يونس ، (م-١٠٥١هـ)، دقائق أولي النهى لشرح المنتهى (شرح منتهى الإرادات)، الطبعة الاولى، (عالم الكتب، ١٤١٤هـ-١٩٩٣م)، ج ٣ ص ٣٨١
- ١٦ الكاساني، بدائع الصنائع، ج ٧ ص ٩٢
- ١٧ الشامي ، محمد امين بن عمر ابن عابدين ، رد المختار مع الدر المختار (فتاوى شامی)، ( بيروت: دارالفكر، ١٤١٢هـ-١٩٩٢م)، ج ٤ ص ١١٣
- ١٨ العيني ، محمود بن احمد بدر الدين ، (م-٨٥٥هـ)، البناءة ، الطبعة الاولى، (بيروت: دار الكتب العلمية، ١٤٢٠هـ-٢٠٠٠م)، ج ٧ ص ٨٠
- ١٩ العيني، البناءة، ج ٧ ص ٨٠
- ٢٠ السرخسي، المبسوط، ج ٩ ص ١٩٧ / العيني، البناءة، ج ٧ ص ٨٠
- ٢١ العيني، البناءة، ج ٧ ص ٨٠ ؛ الكاساني، بدائع الصنائع، ج ٧ ص ٩٣
- ٢٢ السرخسي، المبسوط، ج ٩ ص ١٩٥ ؛ الحدادي ، ابو بكر بن علي ، (م-٨٠٠هـ)، الجوهر النيرة، الطبعة الاولى، (المطبعة الخيرية، ١٣٢٢هـ)، ج ٢ ص ١٧٤
- ٢٣ المرغيناني، الهداية، ج ٧ ص ٨١
- ٢٤ السرخسي، المبسوط، ج ٩ ص ١٩٦ ؛ العيني، البناءة، ج ٧ ص ٨٥
- ٢٥ الكاساني، بدائع الصنائع، ج ٧ ص ٩٣
- ٢٦ السرخسي، المبسوط، ج ٩ ص ١٩٨ ؛ الكاساني، بدائع الصنائع، ج ٧ ص ٩١
- ٢٧ الكاساني، بدائع الصنائع، ج ٧ ص ٩٥ ؛ الزركشي ، شمس الدين محمد، (م-٧٧٢هـ)، شرح الزركشي، الطبعة الاولى، (دار العبيكان، ١٤١٣هـ-١٩٩٣م)، ج ٦ ص ٣٦٨
- ٢٨ الموصلي ، عبد الله بن محمود ، (م-٦٨٣هـ)، الاختيار لتعليل المختار، (بيروت: دار الكتب العلمية، ١٣٥٦هـ-١٩٣٧م)، ج ٤ ص ١١٤
- ٢٩ الكاساني، بدائع الصنائع، ج ٧ ص ٩٣
- ٣٠ جماعة العلماء، الفتاوى الهندية، الطبعة الثانية، (بيروت: دار الفكر، ١٣١٠هـ)، ج ٢ ص ١٨٧
- ٣١ الرصاص، شرح حدود ابن عرفة ، ج ١ ص ٥١١
- ٣٢ النووي ، يحيى بن شرف (م-٦٧٦هـ)، روضة الطالبين وعمدة المفتين، الطبعة الثالثة، (بيروت: المكتبة الاسلامي، ١٤١٢هـ-١٩٩١م)، ج ١٠ ص ١٦٧
- ٣٣ الشرييني ، محمد بن احمد، (م-٩٧٧هـ)، مغني المحتاج إلى معرفة معاني ألفاظ المنهاج، الطبعة الاولى، (بيروت: دارالكتب العلمية، ١٤١٥هـ-١٩٩٤م)، ج ٥ ص ٥٠٦
- ٣٤ البهوتي، شرح منتهى الارادات، ج ٣ ص ٣٨١
- ٣٥ البهوتي ، منصور بن يونس ، (م-١٠٥١هـ)، كشف القناع عن متن الإقناع ، (سطن)، (بيروت: دار الكتب العلمية)، ج ٦ ص ١٥٠
- ٣٦ الرصاص، شرح ابن عرفة، ج ١ ص ٥١٠ ؛ عليش، محمد بن احمد، (م-١٢٩٩هـ)، منح الجليل شرح مختصر خليل، (سطن)، (بيروت: دار الفكر، ١٤٠٩هـ-١٩٨٩م)، ج ٩ ص ٣٤٣
- ٣٧ المرغيناني، الهداية مع البناءة، ج ٧ ص ٨٣
- ٣٨ ابن قدامه، المغنى، ج ٩ ص ١٥١
- ٣٩ العيني، البناءة، ج ٧ ص ٨٢
- ٤٠ ابن قدامه، المغنى، ج ٩ ص ١٢٩

- ٤١ الحدادى، الجوهرة النيرة، ج ٢ ص ١٧٣ ؛ الميدانى ، عبد الغنى بن طالب ، (م-١٢٩٨هـ)، اللباب فى شرح الكتاب، (سطن)، بيروت: المكتبة العلمىة)، ج ٣ ص ٢١٢
- ٤٢ العينى، البناءة، ج ٧ ص ٨٦
- ٤٣ العينى، البناءة، ج ٧ ص ٨٦
- ٤٤ الكاسانى، بدائع الصنائع، ج ٧ ص ٩٦